سوال

کیا نکاح مسیار میں بچے پیدا کرنے سے دستبردار ہونا ممکن ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

سوال نمبر (85369) کے جواب میں نکاح مسیار کا حکم بیان ہو چکا ہے، جس میں بیان ہوا ہے کہ نکاح مسیار اس صورت میں صحیح ہوگا جب اس میں شرعی نکاح کی شروط اور اس کے ارکان پائے جائیں اور موانع سے خالی ہو، لیکن اس نکاح مسیار میں کئی ایک خرابیاں پائی جانے کی بنا پر یہ نکاح مسیار خلاف اولی ہے، ان خرابیوں کا بھی ہم مندرجہ بالا سوال نمبر کے جواب میں ذکر کر چکے ہیں

دوم :

رہا مسئلہ خاوند اور بیوی کا اولاد پیدا نہ کرنے پر اتفاق کر لینا اگر یہ عارضی طور پر کچھ مدت کے لیے ہو تو حکم کچھ اور ہے، اور اگر مستقل طور پر اولاد پیدا نہ کرنے پر اتفاق کا حکم اور ہوگا جس کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے :

پہلی حالت یعنی عارضی طور پر اولاد پیدا نہ کرنے پر اتفاق کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (130395) کے جواب میں گزر چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کر لیں

اور دوسری صورت یعنی مستقل طور پر ہمیشہ کے لیے اولاد پیدا نہ کرنے پر اتفاق کر لینے کے حکم میں اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ علماء کرام تو جواز کے قائل ہیں، اور کچھ علماء کرام اس کی ممانعت اور حرام ہونے کے قائل ہیں

اور اگر عقد نکاح میں یہ شرط رکھی گئی ہو کہ اولاد پیدا نہیں کی جائیگی تو کچھ علماء کرام عقد نکاح کو ہی باطل قرار دیتے ہیں، لیکن کچھ علماء کرام عقد نکاح کو تو صحیح کہتے ہیں لیکن وہ اس شرط کو باطل کہتے ہیں، اور صحیح بھی یہی ہے

یعنی دوسرا موقف صحیح ہے کہ عقد نکاح تو صحیح ہوگا لیکن یہ شرط باطل ہوگی، کیونکہ مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے اولاد پیدا نہ کرنا شریعت مطہرہ کے مخالف ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ نے تو کثرت نسل کا حکم دیا اور اولاد پیدا کرنے کو نکاح کے مقاصد میں شامل کیا ہے

لیکن یہ شرط نکاح کو باطل نہیں کریگی بلکہ جب عقد نکاح میں اولاد نہ پیدا کرنے کی شرط رکھی جائے تو یہ شرط باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا، اور طرفین میں سے کسی کے لیے بھی یہ شرط پوری کرنا لازم نہیں

شرف الدین الحجاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب خاوند اور بیوی دونوں یا پھر دونوں میں سے کوئی ایک نکاح یا مہر میں اختیار کی شرط رکھے، یا وطئ نہ کرنے کی شرط یا پھر یہ شرط رکھے کہ اگر فلاں وقت مہر آیا تو ٹھیک وگرنہ ان کا نکاح نہیں ہے، یا پھر مہر نہ ہونے کی شرط رکھی جائے، یا نفقہ اور دوسری بیوی سے کم یا زیادہ تقسیم کی شرط رکھی جائے، یا شرط ہو کہ اگر مہر دے تو واپس اسے مل جائے گا، یا عزل کی شرط رکھے تو یہ سب شرطیں باطل ہونگی اور نکاح صحیح ہوگا"

دیکھیں: الاقناع فی فقہ الامام احمد بن حنبل (193/3).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

166680